© rasailojaraid.com

وائے حسرت صحبتِ با اہلِ حق جاتی رہی

رشحاتِ فکر

مولانا محمد عبدالمجید فاضل دیوبند — پروچڑاں ضلع رحیم یار خان

الفراق اے شیخ عبدالحقؒ فقیہِ روزگار
تیرے سوزِ ہجر میں ہے چشمِ گردوں خون بار

ہر بشر کا تیری فرقت کے تحسّر حُزن میں
شق گریبانِ جگر ہے دامنِ دل تار تار

میکدہ ویران ہے سنسان ہے بزمِ طرب
اب تو کوئی رہ گیا ساقی نہ کوئی میگسار

موت ربِ دوجہاں کا فیصلہ ہے ناگزیر
سوئے عقبیٰ جانا ہے ہر ایک کو انجام کار

اس جہانِ فانی سے تو بھی ہو گیا برگشتہ دل
دیر تک رُکتا نہیں کوئی سرِ پل ہوشیار

وائے حسرت "صحبتِ با اہلِ حق" جاتی رہی
ہو گیا جب سے تو اے شہباز ہم سے درکنار

اپنی بے نوری پہ جب روتی ہے نرگس سالہا
دیدہ ور مشکل سے ہوتا ہے چمن میں آشکار

ہائے ہم کو آج اس قحط الرجالی دَور میں
کب ملے گا آپ جیسا رہنما آموزگار

چھپ گئے لیکن سدا تاریخ کے صفحات پر
تیری خدماتِ جلیلہ، کارنامے زرنگار

تھا تو اُن اسلاف کا دین و سیاست میں مثیل
جو کہ تھے فی اللیل رُہباں اور فرساں فی النہار

عِلمی و عملی توانائی تری کو دیکھ کر
لرزہ براندام تھے اربابِ دولت، اقتدار

تیرے دامن پر نہ تھا دُنیا کا داغِ منفعت
تھے تری حق بیں نگہ میں اہلِ ثروت بے وقار

تھی تری دنیائے دل شاداب از عشقِ رسولؐ
عمر پایاں تک رہا تو باغِ دیں کا آبیار

تھا یقیناً تیرا ہر میدان میں بالا مقام
چاہے میداں ہو دراست چاہے میدانِ کارزار

جس کی تیرے چہرۂ پُرنور پر پڑتی نظر
شوق و الفت سے تجھے پھر دیکھتا وہ بار بار

تیری رحلت کے بباعث ہو گیا عالم سے اب
اِتقا و زُہد کا مفقود گوہر شاہوار

شُومئ قسمت تیرا یہ دُور اُفتادہ غلام
کر سکا نہ آخری دیدار تیرا ایک بار

تجھ سے ہے نسبت مری ادنیٰ ترین شاگرد کی
ہے یہی دارین میں میرے لیے صد افتخار

ہے دُعا رحمٰن سے ہر دم مجیدِ غوثؔ کی
تا قیامت مہبطِ انوار ہو تیرا مزار

© rasailojaraid.com